Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 36, Sr.No.100, 2015, pp 05 - 16

مجلّہ تحقیق
مجلّہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۶، جولائی ـ ستمبر ۲۰۱۵ء، شمارہ ۱۰۰

محمد حمید اللہ بنام نبی بخش خان بلوچ

ڈاکٹر محمد ارشد☆

Abstract:

Muhammad Hameed Ullah was a celebrated Muslim figure. He is well known for his contribution to Muslim Ummah. Dr. Nabi Bakhsh Khan Baloch was another literary personality. In this article some rare and unpublished letters written by Muhammad Hameed Ullah to Nabi Bakhsh Khan Baloch have been edited and compiled, which is a significant contribution.

Key words: Muhammad Hameed Ullah, Nabi Bakhsh Khan Baloch, Letters.

اس مقالے میں موجودہ شمارے میں پاکستان کے ممتاز محقق، مؤرخ اور ماہر تعلیم نبی بخش خان بلوچ ((۱۶ دسمبر ۱۹۱۷ء ـ ۶ اپریل ۲۰۱۱ء) کے نام دنیائے اسلام کے ممتاز محقق و مؤرخ اور سیرت نگار محمد حمید اللہ (۱۹۰۹-۲۰۰۲ء) کے چند غیر مطبوعہ مکاتیب قارئینِ کی نذر کیے جا رہے ہیں۔

ان مکاتیب کے آغاز میں مکتوب الیہ کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے، آخر میں مکتوبات میں مذکور اہم اعلام، اماکن اور کتب سے متعلق چند ضروری حواشی و تعلیقات تحریر کر دیے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مکتوبات کے اصل املاء کو برقرار رکھا گیا ہے البتہ جہاں کہیں کس لفظ کا املاء درست معلوم نہیں ہوا تو وہاں متن میں ہی معکوفتین [ ] میں اس کا مروجہ املاء درج کر دیا گیا ہے۔

☆ چیف ایڈیٹر/ پروفیسر، شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی (علامہ اقبال کیمپس)، لاہور

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ: سوانحی خاکہ

سرزمین سندھ سے تعلق رکھنے والے ممتاز محقق و مؤرخ، ماہر تعلیم ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ (پیدائش ۱۶ دسمبر ۱۹۱۷ء وفات ۶ اپریل ۲۰۱۱ء) ۱۶ دسمبر ۱۹۱۷ء کو ضلع سانگھڑ کے ایک گاؤں جعفر خان لغاری میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر اور قریبی مدارس میں حاصل کی۔ نوشہرو فیروز مدرسہ ہائی اسکول سے میٹرک ۱۹۳۶ء (سندھ بھر میں اول)۔ بہاء الدین کالج، جونا گڑھ سے بی اے آنرز کر کے (۱۹۴۱ء) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ چلے گئے اور ایم اے عربی میں داخل ہوئے۔ ساتھ ہی انھوں نے ایل ایل بی کے کورس میں داخلہ لیا۔ دونوں امتحانات درجہ اول میں پاس کیے (۱۹۴۳ء)۔ انھی دنوں خاکسار تحریک سے وابستہ رہے اور علی گڑھ میں اس کے سالار اعلیٰ ہو گئے تھے۔ اس تحریک سے وابستگی کے باوجود انھیں علمی و تحقیقی کاموں میں منہمک رہتے۔ ایم اے عربی کے بعد علامہ میمن کی نگرانی میں عربی میں پی ایچ ڈی کرنے کو ترجیح دی۔ علامہ میمن نے ان کے لیے ''السند تحت سیطرۃ العرب الی عہد المتوکل'' کا موضوع طے کیا۔ کوئی دو سال تک اپنے موضوع پر مواد جمع کر کے ترتیب دیتے رہے اور پہلا ڈرافٹ تیار کرتے رہے۔ تاہم نبی بخش بلوچ سندھ کی ابتدائی اسلامی تاریخ پر اپنا مقالۂ علمیہ مکمل نہ کر سکے۔ ۱۹۴۵ء میں پیر الٰہی بخش (م ۱۹۷۵ء) وزیر تعلیم سندھ کی مساعی سے مسلمانانِ سندھ کا پہلا اعلیٰ تعلیمی ادارہ سندھ مسلم کالج کراچی میں قائم ہوا اور ڈاکٹر امیر حسن صدیقی، علی گڑھ کے ایک سابق طالب علم اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ پیر الٰہی بخش اور امیر حسن صدیقی کی طلب پر پی ایچ ڈی کی تکمیل کے بغیر ہی لیکچرر ہو کر سندھ چلے آئے اور سندھ مسلم کالج میں لیکچرر ہو گئے۔ کچھ ہی دنوں بعد حکومت ہند کی طرف سے انھیں ایک سکالر شپ مل گئی اور وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے نیویارک چلے گئے جہاں کولمبیا یونیورسٹی میں ان کا داخلہ ہو گیا۔ جہاں انھوں نے شعبۂ تعلیم میں ایم اے کیا اور اسی مضمون میں ۱۹۴۹ء میں انھیں ڈاکٹریٹ کی سند تفویض ہوئی۔ وطن واپسی پر سندھ یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر ہوئے (۱۹۵۱ء)۔ کچھ عرصہ کے لیے دمشق میں پریس اتاشی کے طور پر بھی خدمات انجام دیں (۱۹۵۱-۱۹۵۲ء)۔ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ سندھ کی صوبائی حکومت کے علاوہ وفاقی حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر سرفراز رہے۔ سندھ یونیورسٹی (۱۹۷۳-۱۹۷۶ء) کے علاوہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے بانی وائس چانسلر ہوئے (۱۹۸۰-۱۹۸۲ء)۔ مزید

برآن قومی کمیشن برائے تحقیقاتِ تاریخ و ثقافت اسلام آباد (۱۹۷۹-۱۹۸۲ء)،مشیر نیشنل ہجرہ کونسل (۱۹۸۳-۱۹۸۹ء)، مقتدرہ سندھی زبان (۱۹۹۰-۱۹۹۴ء) اور متعدد دیگر مؤقر علمی اداروں کے سربراہ رہے۔۱۹۹۳ء میں حکیم محمد سعید کی سربراہی میں سندھ کی نگران حکومت قائم ہوئی تو انھیں وزیر تعلیم مقرر کیا گیا۔نبی بخش خان بلوچ کی تعلیم و تحقیق کے میدان میں خدمات کے اعتراف کے طور پر انھیں متعدد قومی و بین الاقوامی مؤقر علمی و ادبی اداروں کے علاوہ حکومت پاکستان کی طرف سے اعزازات سے نوازا گیا(۱)۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سے انگریزی، بلوچی، سندھی، عربی اور فارسی میں دو درجن سے زائد تصانیف و تالیفات یادگار ہیں۔انھوں نے اردو، عربی اور فارسی کے متعدد ادبی و تاریخی متون کی تدوین و تحقیق اور تہذیب و تحشیہ کی خدمت انجام دی۔ان کی اہم تصانیف اور ایڈٹ کردہ متون کے نام حسب ذیل ہیں:

اردو: (۱) **اردو سندھی لغت** (بہ اشتراک ڈاکٹر غلام مصطفی) (سندھ یونیورسٹی ۱۹۶۰ء)؛ (۲) **سندھی اردو لغت** (۱۹۶۰ء)؛ (۳) **سندھ میں اردو شاعری** (حیدرآباد: مہران آرٹس کونسل، ۱۹۶۷ء؛ اشاعت دوم مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۷۰ء)۔۱۶۵۸ سے ۱۹۳۵ء تک کے سندھ کے اکہتر شعراء کے حالات زندگی؛ (۴) **طلبہ اور تعلیم: تعلیم کے متعلق قائد اعظم کے اقوال کا مجموعہ** (کراچی: قائداعظم اکیڈمی)؛ (۵) **دیوان شوق افزا عرف دیوان صابر** (سندھ کے ایک قدیم شاعر میر محمود صابر کا اردو دیوان) (لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۴ء)؛ (۶) **مولانا آزاد سبحانی: تحریک آزادی ہند کے ایک مقتدر رہنما** (لاہور: ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۸۹ء)؛ (۷) **دیوان ماتم**: سندھ سے تعلق رکھنے والے شاعر حاجی فضل محمد ماتم کا دیوان (جامشورو: سندھی ادبی بورڈ، ۱۹۹۰ء)؛ (۸) **گلشن اردو**: اردو مقالات بنی بخش خان بلوچ (مرتبہ: محمد راشد شیخ) (سندھ یونیورسٹی، ۲۰۰۹ء)؛ (۹) ''محاضراتِ میمنی (مکمل متن)''، **تحقیق** (حیدرآباد)، شمارہ خاص ۱۰-۱۱ (۱۹۹۶، ۱۹۹۷ء)، ۹۱-۱۵۳؛ عربی: (۱۰) **نتف من شعر ابی عطا السندی** (تحقیق و تدوین) (حیدرآباد ۱۹۶۱ء)؛ (۱۱) **غرۃ الزیجات البیرونی** (تدوین، تحقیق و تحشیہ) (سندھ یونیورسٹی ۱۹۷۳ء)؛ فارسی: (۱۲) **فتح نامہ المعروف بہ چچ نامہ** کے فارسی متن کا تنقیدی ایڈیشن بمع ایک مبسوط انگریزی مقدمہ و تعلیقات (اسلام آباد ۱۹۸۳ء) (۱۳)

بیگلار نامہ (حیدرآباد ۱۹۸۲ء)؛ (۱۴) تاریخ طاهری (حیدرآباد ۱۹۶۴ء)؛ (۱۵) جامع الکلام فی منافع الانام (سندھی ادبی بورڈ، جامشورو ۲۰۰۶ء)؛ (۱۶) حاصل النهج (فارسی از مخدوم محمد جعفر بوبکائی) (سندھی ادبی بورڈ، جام شورو ۱۹۶۹ء)؛ (۱۷) دیوانِ غلام (فارسی) (سندھی ادبی بورڈ، حیدرآباد ۱۹۵۹ء)؛ (۱۸) لبِ تاریخ سنده (حیدرآباد ۱۹۵۹ء)؛ (۱۹) تکملة التکمله (سندھی) (فیکلٹی آف آرٹس، سندھ یونیورسٹی، جام شورو ۲۰۰۷ء)؛ سندھی: (۲۰) سندھی موسیقی جی مختصر تاریخ ؛ انگریزی: (۲۱): Advent of Islam in Indonesia (Islamabad: NIHCR, 1980)

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے درجنوں مقالات (بزبان اردو، انگریزی اور سندھی) تحقیقی مجلّات میں شائع ہوئے (۲) جبکہ متعدد مقالات اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (لائڈن)، اور انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا میں بھی شامل ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے روابط و مراسلت

ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے مابین مراسلت کا آغاز ۱۹۶۵ء میں ہوا۔ اول الذکر نے سرزمین سندھ کے ساحلی علاقوں میں پائی جانے والی بعض نباتات کے بارے میں (غالباً ابو حنیفہ الدینوری کی کتاب النبات کی تدوین کے سلسلے میں) معلومات کی فراہمی کی غرض سے نبی بخش خان بلوچ سے، جبکہ وہ ادارۂ تعلیم، جامعۂ سندھ سے وابستہ تھے، رجوع کیا تھا۔ نبی بخش خان بلوچ نے مطلوبہ معلومات کی فراہمی کے لیے پوری مشقت اٹھائی (۳)۔ بعدازاں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اکتوبر ۱۹۷۳ء میں وزارت تعلیم حکومت پاکستان اور ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کی دعوت پر پاکستان کا دورہ کیا۔ قیام پاکستان کے دوران میں انھوں نے اپنے تحقیقی مشاغل کے سلسلے میں حیدرآباد کا سفر کیا اور چند روز پیر جھنڈو کے کتب خانوں میں گزارے۔ اس موقع پر وزارت تعلیم اور ادارہ تحقیقاتِ اسلامی (اس وقت ادارے کے ناظم ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتہ تھے) کی طرف سے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی میزبانی پر ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ مامور کیے گئے (۴)۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور نبی بخش خان بلوچ کے مابین مراسلت کا دوسرا دور مؤخر الذکر کی قومی ہجرہ کونسل سے وابستگی کے دنوں ہوا (۵)۔ حکومتِ پاکستان نے ۱۹۷۹ء میں نئی ہجری صدی (۱۵ ویں صدی ہجری)

کی آمد کے موقع پر سرکاری سطح پر تقریبات کے انعقاد کے لیے معروف قانون دان اللہ بخش خان بروہی (۱۸محرم الحرام ۱۴۰۸ھ/م۱۳ستمبر ۱۹۸۷ء) کی سربراہی میں قومی ہجرہ کمیٹی قائم کی۔ جس کے زیر اہتمام یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۰ء مختلف تقریبات کا انعقاد عمل میں آیا۔ بعد ازاں ہجرہ کمیٹی کو نیشنل ہجرہ کونسل کا نام دے کر اسے ایک مستقل ادارے کی شکل دے دی گئی (۱۹۸۳ء) اور اے کے بروہی اس کے صدر نشین مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر نبی بخش خان ۱۹۸۳ء میں اس ادارے کے مشیر مقرر ہوئے اور پھر ۱۹۸۹ء اس ادارے کی تحلیل تک بدستور اس سے وابستہ رہے۔ قومی ہجرہ کونسل کے اغراض و مقاصد میں دو امور: (۱) تعلیم اور تبلیغ اور (۲) نادر و نایاب عظیم اسلامی کتب کی اشاعت کو مرکزی و بنیادی حیثیت دی گئی۔ ۱۹۸۵ء میں قومی ہجرہ کونسل نے مختلف اسلامی علوم وفنون پر ایک صد عظیم الشان کتب (One Hundred Great Books of Islamic Civilization) کی اشاعت کے علاوہ پاکستان کی مختلف علاقائی زبانوں میں تراجم قرآنی کی اشاعت کا منصوبہ بنایا (۶)۔ اول الذکر اشاعتی منصوبے پر عمل درآمد خصوصاً کتب کے انتخاب کی غرض سے قومی ہجرہ کونسل کی طرف سے ایک ایڈوائزری کونسل (مجلسِ مشاورت) بھی تشکیل دی گئی۔ جس کا پہلا اجلاس صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق (۱۹۷۷-۱۹۸۸ء) کی صدارت میں ۲۹ جون ۱۹۸۷ء کو اسلام آباد میں ہوا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ ہجرہ کونسل کے صدر نشین اے کے بروہی اور مشیر نبی بخش خان بلوچ کی خصوصی دعوت پر پاکستان تشریف لائے اور اجلاس میں شریک ہوئے تھے (۷)۔ مجوزہ اشاعتی منصوبے کے لیے کتب کے انتخاب اور یورپ وترکی کے کتب خانوں میں موجود بعض مخطوطہ جات کی مائیکروفلموں کی فراہمی میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے نہایت سرگرم کردار ادا کیا۔

عالم اسلام کے جن مقتدر اہل علم کی تالیفات کو اشاعت کے لیے منتخب کیا گیا ان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھی شامل تھے۔ مدینہ منورہ میں نبوی ریاست کی تشکیل اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی جانشینی (خلافت و نیابت) کے موضوع پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی انگریزی کتاب The Prophet's Establishing a State and His Succession کے علاوہ تاریخ جمع وتدوین حدیث پر ان کی ایڈٹ کردہ کتاب السرد والفرد (متعدد صحابہ اور چند تابعین کی روایات کا قدیم مجموعہ) اشاعت کے لیے منتخب کی گئیں۔ اول الذکر پہلی بار میں اسلامی ثقافتی مرکز پیرس کے زیر اہتمام حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی تھی۔ پاکستان میں دین وسیاست اور آئینی و دستوری مسائل پر جاری مباحثہ کے پیش نظر قومی ہجرہ

کونسل کے صدر نشین اللہ بخش خان بروہی کی طرف سے اس کتاب کی مکرر اشاعت کو ضروری خیال کیا گیا تھا۔اس غرض سے ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے اس میں بعض اہم اضافوں خصوصاً نئے دیباچے اور ریاست مدینہ کے دستور پر ایک باب کے اضافے کے لیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے درخواست کی گئی ،کہ جس میں مذہب اور مملکت وحکومت کے باہمی تعلق پر بحث کے علاوہ اس مسئلے مغربی سیکولر نقطۂ ہائے نظر کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہو۔ مطمح نظر یہ تھا کہ اسلام اور دستور و مملکت کے باہمی تعلق کے بارے میں جدید ذہن کے شبہات کا ازالہ ہو سکے اور اس باب میں ان کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کا تشفی بخش جواب فراہم ہو سکے(۸)۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنی مشغولیتوں کے پیش نظر مذکورہ کتاب کے لیے ایک نئے باب کی تالیف سے معذرت چاہی البتہ مدینہ کی نبوی مملکت کے دستور پر اپنی ایک قدیم تحریر The First Written Constitution in the World (مطبوعہ شیخ محمد اشرف، لاہور) کو مذکورہ کتاب کی طباعت نو میں اس کے تیسرے باب کے طور پر شامل اشاعت کرنے کی تجویز پیش کی تھی جسے قومی ہجرہ کونسل کے صدر نشین اور مشیر کی طرف سے شکریے کے ساتھ منظور کیا گیا(۹)۔ذیل میں درج ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے نام ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے جو خطوط درج کیے جارہے ہیں وہ انھیں امورِ مذکورہ سے متعلق ہیں(۱۰)۔

......☆☆......

(۱)

4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

۱۹رصفر ۱۴۰۸ھ
محترم ومکرم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کا کرم نامہ F.16(3)/87-NHC ملا سرفراز ہوا۔

آپ نے چاہا تھا کہ Prophet's Establishing a State نامی کتاب کو دوبارہ شائع (۱۱) کر کے مجھے عزت بخشیں اور تجویز کی تھی کہ اس میں Charter of Madina کا اضافہ فرمائیں۔ میں نے گزارش کی تھی کہ اس دستاویز کے ساتھ ضروری تشریحیں بھی ہونی چاہئیں۔ چنانچہ اس چارٹر کو میں نے The First Written-Constitution in the World کے نام سے مرتب کیا اور وہ

علاحدہ ارسالِ خدمت ہے۔ براہِ کرم وصولی کی اطلاع دیں تو اطمینانِ قلب ہو جائے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آپ اس میں ہر ضروری ترمیم و تصحیح فرما سکتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی اور چیز بھیجنی نہیں ہے۔ اسے کتاب کا باب اوّل بنانے کی جگہ باب سوم بنائیں تو بہتر ہے لیکن آپ کو آزادی ہے (۱۲)۔

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

مکرر

جس طرح فقہ اور اصولِ فقہ دو مستقل علم ہیں، اسی طرح حدیث اور علمِ حدیث دو الگ چیزیں ہیں۔ ابن صلاح کی کتاب علم اصول حدیث پر ہے اور کتاب السرد و الفرد علم حدیث کی قدیم ترین کتاب ہے (۱۳)۔ باقی آپ کی صوابدید پر منحصر ہے۔

خادم

م ح ا

......☆☆......

(۲)

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

۲۰/ جولائی ۱۹۸۷ء

۱۶/ ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ

مخدوم و محترم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

آج شام کی ڈاک میں ازراہِ کرم ارسال فرمودہ کتاب (۱۴) اور خط ملے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء، کتاب کی چھپائی بہت اچھی ہے۔ معلوم نہیں اسے کب پڑھ سکوں گا۔ طباعتی غلطیاں کم نہیں۔ بڑی فاش غلطی پر اتفاقاً نظر پڑی، بہت دکھ ہوا۔ صفحہ ۹۵/ سطر ۳۰ میں چھپا ہے إبعث إلينا رومی۔ صحیح برومی ہے کیا یہ ممکن ہوگا کہ آپ اپنے دفتر کے عزیز چپراسی سے فرمائیں کہ وہ ہزار بھر نسخوں میں اپنے ہاتھ سے تصحیح کردے اور "رومی" کی جگہ "برومی" بنا دے؟ خدا آپ دونوں کو جزائے خیر دے۔

کتاب کا ایک نسخہ ناشر اوّل کو بھیجنا شاید اخلاقی فریضہ ہوگا:

Habib & Co., 25-4 650- Kattalmandi,
Hyderabad -Dn, 500001, India

ابھی کل ایک نامعروف مہربان نے کرم فرمائی کی۔ وہ اسی موضوع کے متخصص ہیں ان سے اس کا ذکر آیا۔ ابھی آپ کا بستہ نہیں آیا تھا۔ ظاہر ہے کہ انہیں بڑی دلچسپی ہے:

Dr. Muddathir Abdur Rahim
Vice-Chancellor Omdurman Islamic University,
Omdurman/ Sudan

ترکی آسکتا ہوں، اگر آپ کا حکم ہو، لیکن پہلا نقصان یہ ہے کہ سرد الصحائف کا کام رک جائے گا (۱۵)۔ فائدہ تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ بہرا ہوں، بحث میں حصہ لے نہ سکوں گا۔ سرد الصحائف کا کام بڑا دشوار ہے: اس میں سنّی حدیثیں بھی ہیں، صحیفۂ اہلِ بیت میں شیعہ حدیثیں بھی ہیں، صحیفہ الیاسؑ وخضرؑ جیسے مشتبہ محدث صحابی بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ سارے صحائف کا ترجمہ تو مکمل ہوگیا ہے اور اب اسے ٹائپ کر رہا ہوں غالباً کسی انگریز کو بتانا بھی پڑے گا کہ میری جامعۂ عثمانیہ والی انگریزی کم زور ہے۔ کتاب کا مقدمہ شروع کیا ہے لیکن ابھی تکمیل نہیں ہوئی۔ کتاب کا بہت بڑا حصہ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن زیاد السِندی ۳۶۶ھ کا کارنامہ ہے۔ ان کا بھی تا حال کوئی پتہ نہ چل سکا۔ کام سہج سہج چل رہا ہے۔

خدا آپ کو خوش رکھے۔

خادم
محمد حمید اللہ

......☆☆......

(۳)

4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

صفر ۱۴۰۹ھ/[۱۹۸۸ء]

مخدوم ومحترم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وطن بخیر وعافیت واپسی پر اھلاً وسھلاً۔

ایک فوری کام کے لیے زحمت دیتا ہوں اگر ممکن ہو:

چند سال ہوئے یونیسکو نے پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کا جشن منایا تھا۔ علاوہ اور چیزوں کو اس کا ماہوار رسالہ پیامی/ Courier کا ایک خصوصی نمبر بھی نکالا جس میں سیرتِ پاکؐ پر ایک مضمون اِس گناہگار سے لکھایا گیا (۱۶)۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ رسالہ کوئی پچیس زبانوں میں نکلتا ہے (اردو بھی، چینی بھی، روسی بھی، سواحلی بھی، عربی بھی وغیرہ وغیرہ)۔ میں نے صرف اپنے مضمون کے سارے ترجموں کو یکجا شائع کرنے کا قصد کیا ہے اور کچھ نئے ترجمے خود کرا کر اس میں بڑھائے ہیں مثلاً کردی، تلنگی، ملایالم، عبرانی۔ کیا آپ پسند فرمائیں گے اور مدد دے سکیں گے کہ اس میں سندھی ترجمہ بھی بڑھایا جائے؟ مضمون مختصر ہے، تین چار صفحوں کا۔ آپ فرمائیں تو آپ کو اس کا انگریزی یا اردو متن فوٹو کاپی لے کر فوراً بھیج دوں گا۔ اگر دو چار ہفتوں میں آپ کسی سے ترجمہ کرا کر بھیج سکیں تو میری سرفرازی اور عزت افزائی ہوگی، مگر ناشر کو جلدی ہے۔ دیر ہو تو سندھی سے محروم مجموعہ ہی مطبع کو چلا جائے گا۔

ترجمہ فلسکیپ سائز پر ہو، اسے آفسٹ فوٹو سے چھاپا جائے گا اس لیے ٹائپ نہ ہو سکتا ہو تو خوش خط ہو۔

میں نے کتاب السرد و الفرد کا عربی مبیّضہ پارلیس میں گزرانا تھا۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی تیار ہے۔ ضرورت ہو اور عجلت تو اس کی فوری نظرِ ثانی کر کے وہ بھی آپ کو بھیج سکتا ہوں۔ تقریباً سو صفحے ہیں۔

کشمیری ترجمۂ قرآن مجید کا بھی خیال رکھیں تو نوازش ہوگی۔ یہاں کے کتب خانہ عام سے ابھی کوئی اطلاع آپ کے مائکروفلم کی نہیں آئی ہے (۱۷)۔ واللہ المستعان۔

خادم

محمد حمید اللہ

......☆☆......

حواشی و تعلیقات

(۱) ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے احوال و آثار کے بارے میں ملاحظہ ہو: عبدالجبار جونیجو، ''جواں بخت محقق ڈاکٹر بلوچ''، مجلّہ تحقیق (سندھ یونیورسٹی)، شمارہ ۱۰-۱۱ (۱۹۹۶-۱۹۹۷ء)، ص ۳-۷؛ نبی بخش خان بلوچ، ''ایام گذشتہ کے چند اوراق''، تحقیق (سندھ)، شمارہ خاص ۱۰-۱۱ (۱۹۹۶، ۱۹۹۷ء)، ص ۴۷-۱۵۳؛ نجم الاسلام، ''ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے علمی کاموں کی فہرست''، تحقیق (سندھ)، شمارہ خاص ۱۰۔۱۱ (۱۹۹۶، ۱۹۹۷ء)، ص ۱۵۴، ۱۷۶؛ مختارالدین احمد، ''علامہ میمنی کا ایک نہایت ممتاز شاگرد''، تحقیق (جامشورو، سندھ)، شمارہ ۱۰۔۱۱ (۱۹۹۶-۱۹۹۷ء)، ۱۵۵۔۱۷۸؛ محمد راشد شیخ، علامہ عبدالعزیز میمن: سوانح اور علمی خدمات (کراچی: قرطاس، ۲۰۱۱ء)، ص ۳۰۳۔۳۰۴؛ محمد راشد شیخ، ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، شخصیت اور فن (اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۰۷ء)؛ وہی مصنف، ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ: سوانح حیات اور علمی و عملی خدمات (کراچی: محکمۂ ثقافت، حکومت سندھ، ۲۰۱۴ء)؛ سلیم اختر، ''ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ قومی ادارہ برائے تحقیق و ثقافت کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات کا جائزہ''، تحریر و تصویر (حیدرآباد)، جلد ۲۰، شمارہ ۳ (مئی جون ۲۰۱۱ء)، ص ۱۴، ۳۵؛ ''ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ: حیات نامہ''، ماہنامہ اخبار اردو (اسلام آباد)، اپریل ۲۰۱۱ء، ص ۱۹؛ ''ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کی اردو میں تحقیقی خدمات''، ماہنامہ اخبار اردو (اسلام آباد)، اپریل ۲۰۱۱ء، ص ۲۲-۲۴۔ ارمغانِ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ میں شامل تین انگریزی مقالات (از حمیدہ کھوڑو، منیزہ ہاشمی، پروفیسر نذیر احمد) میں بھی ان کی سوانح اور علمی و ادبی خدمات سے متعلق اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مزید دیکھیے:

Taj Joyo (ed.), *Dr. N. A. Baloch: The High and Humble* (Dr. N. A. Baloch: An Examplery Scholar) , A Presentation Volume (Hyderabad: Sindhi Monik Moti Tanzeem, 2001); Muhammad Umar Chand (ed.), *World of Work: Predicament of a Scholar* (Jamshoro: Institute of Sindhology, University of Sindh, 2007), esp. "Introduction", pp. 2- 58.

(۲) ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے اردو مقالات کا مجموعہ گلشنِ اردو (مرتبہ: محمد راشد شیخ) پاکستان

اسٹڈی سنٹر، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد، ۲۰۰۹ء) کی طرف سے شائع ہو چکا ہے جبکہ سندھی اور انگریزی مقالات چار جلدوں میں ان کے نام سے منسوب ادارے ڈاکٹر این اے بلوچ انسٹی ٹیوٹ آف ہیریٹیج ریسرچ، حیدرآباد کی طرف سے شائع کیے گئے ہیں (۲۰۱۲ء)۔

(۳) نبی بخش خان بلوچ بنام محمد حمید اللہ، محررہ ۸ جون ۱۹۶۵ء، مشمولہ محمد عمر چاند (مرتب)، *World of Work*, pp. 531-532.

(۴) ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوٹہ (ڈائریکٹر ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد) بنام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، محررہ ۸ اکتوبر ۱۹۷۳ء، مشمولہ محمد عمر چاند، ص ۵۳۳۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے نام نبی بخش خان بلوچ کے خطوط کے لیے دیکھیے: محمد راشد شیخ (مرتب)، **خطوطِ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ** (کراچی: محکمۂ ثقافت، حکومت سندھ، ۲۰۱۲ء)۔

(۵) اس دور میں ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے نام ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ۲ خطوط (محررہ ۲۸ رجب ۱۴۰۸ھ و ۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء): محمد راشد شیخ کی مرتبہ **ڈاکٹر محمد حمیداللہ: حیات، خدمات، مکتوبات** (کراچی: ادارۂ علم و فن، ۲۰۱۴ء) میں بھی شامل ہیں۔ دیکھیے: ص ۶۵۸۔۶۵۹۔ بعض خطوط کے اقتباسات کا اردو ترجمہ محمد راشد شیخ کی ایک دوسری تصنیف **ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ: سوانح حیات اور علمی و عملی خدمات** میں بھی شامل ہیں، دیکھیے ص ۴۵۹۔۴۶۱۔

(۶) تفصیل کے لیے دیکھیے: N. A. B., "One Hundred Great Books of Islamic Civilization: Summery to be put up to the President of Pakistan by the Council's Chairman, Mr. A. K. Brohi", dated 21st August, 1985, in Muhammad Umar Chand (ed.), *World of Work*, pp. 529-530.

(۷) دیکھیے: نبی بخش خان بلوچ بنام ڈاکٹر محمد حمید اللہ، محررہ ۳ شوال ۱۴۰۷ھ/۳۱ مئی ۱۹۸۷ء و ۹ جولائی ۱۹۸۷ء؛ نیز محمد حمید اللہ بنام نبی بخش خان بلوچ، محررہ ۳۰ مئی ۱۹۸۷ء، مشمولہ محمد عمر چاند (مرتب)، *World of Work*, pp. 537-539.

(۸) ملاحظہ ہو: نبی بخش خان بلوچ بنام محمد حمید اللہ، محررہ ۹ جولائی ۱۹۸۷ء، مشمولہ *World of Work*, pp. 539-540.

(۹) ملاحظہ ہو: محمد حمید اللہ بنام نبی بخش خان بلوچ، محررہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۷ء، و نبی بخش خان بلوچ بنام

ڈاکٹر محمد حمید اللہ، محررہ ۱۱ نومبر ۱۹۸۷ء، مشمولہ محمد عمر چاند (مرتب)، *Wrold of Work,* pp. 540, 545-546.

چنانچہ یہ کتاب ۱۹۸۸ء میں قومی ہجرہ کونسل کی طرف سے شائع ہوئی۔

(۱۰) نبی بخش خان بلوچ اور محمد حمید اللہ کے مابین مراسلت اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ہوئی۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے انگریزی مکاتیب کے لیے دیکھیے: Chand (ed.), *World of Work: Predicament of a Scholar* , pp. 531-550.

(۱۱) پہلی بار Centre Cultural Islamique-Paris کے سلسلۂ مطبوعات کے طور پر حیدر آباد دکن (حبیب اینڈ کو ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء) سے شائع ہوئی۔

(۱۲) ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن نیشنل ہجرہ کونسل، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام ۱۹۸۸ء میں نکلا۔

(۱۳) **کتاب السرد والفرد فی صحائف الاخبار و نسخها المنقولة عن سید المرسلین** ابوالخیر القزوینی کی تالیف ہے، جس کی تدوین و تحقیق اور تحشیہ کی خدمت ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے انجام دی ہے۔ یہ کتاب (۱۸۰ صفحات) نیشنل ہجرہ کونسل، اسلام آباد کی طرف سے شائع ہوئی (۱۹۹۱ء)۔

(۱۴) اس سے اول الذکر کتاب *The Prophet's Establishing a State*، مراد ہے۔

(۱۵) **کتاب السرد والفرد فی صحائف الاخبار و نسخها المنقولة عن سید المرسلین**، مراد ہے۔

(۱۶) ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا مذکورہ مقالہ بعنوان "The Messenger of God"، یونیسکو کے مجلّہ کوریئر *The Unesco Courier* کے شمارہ بابت اگست تا ستمبر ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا (ص ۶ تا ۱۰)۔

(۱۷) ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے مکتبۂ ملیہ پیرس میں موجود علامہ محمد اقبال کی ایک جرمن کتاب کی مائیکروفلم کی فرمائش کی تھی۔ دیکھیے: محمد حمید اللہ بنام نبی بخش خان بلوچ، محررہ ۶ ستمبر ۱۹۸۸ء، مشمولہ محمد عمر چاند (مرتب)، *World of Work,* p. 547.